جلد ۲۶ | مورخہ ۲۸ شعبان ۱۳۵۷ھ | یوم یکشنبہ | مطابق ۲۳ اکتوبر ۱۹۳۸ء | نمبر ۲۴۵

مسلم یونیورسٹی علیگڑھ کے ارباب حل وعقد سے

مذکورہ بالا انسٹی ٹیوشن نے مسلمانان ہند کی جو تعلیمی خدمات سر انجام دی ہیں۔ اور دے رہی ہے۔ وہ سنہری حروف میں لکھی جانے کے قابل ہیں۔ یہی وہ ادارہ ہے۔ جہاں قوم کے نوجوانوں کا کثیر حصہ تعلیم کے ساتھ تربیت حاصل کرتا ہے۔ اور یہیں سے حاصل کردہ اثرات اس کی آئندہ زندگی میں کارفرما ہوتے ہیں۔ اور اس لئے اس جگہ کسی ایسے عنصر یا مواد کی موجودگی جو مسلم نوجوانوں پر غیر اسلامی اثر ڈالنے اور انہیں مذہبیت اور اسلامیت سے دُور کرنے والی ہو مسلمانوں کے لئے من حیث القوم نہایت خطرناک ہو سکتی ہے۔ اور یہی وجہ ہے۔ کہ معاصر "الامان" ۱۷۔ اکتوبر میں یہ الفاظ پڑھ کر ہمیں سخت دکھ ہوا ہے کہ

"مسلم یونیورسٹی علی گڑھ الحاد و دہریت اور بالشوزم اور کمیونزم کی ایسی زبردست جولانگاہ بنی دکھائی دیتی ہے۔ جس کے متعلق بعض لوگوں نے علیٰ وجہ البصیرت یہ خیال ظاہر کیا ہے کہ اگر ہندوستان میں الحاد و دہریت پھیلیگی۔ اور بالشوزم و کمیونزم کی آندھیاں چلیں گی۔ تو اس کا مخرج و منبع یونیورسٹی علی گڑھ ہی ہوگی۔ اس کا سبب یہ ہے کہ یونیورسٹی کے سٹاف میں متعدد دہریہ اور ملحد پروفیسر پل رہے ہیں جو نوجوانانِ اسلام کے اثر پذیر دماغوں میں الحاد و دہریت کے جراثیم بھر رہے ہیں۔ چنانچہ معلوم ہوا ہے۔ کہ ان پروفیسروں اور اُستادوں نے ادب اور تاریخ کی ایسی کتابیں داخل نصاب کی۔ اور کرائی ہیں۔ کہ جن میں حضرت پیغمبر اسلام صلعم کی نہایت دریدہ دہنی کے ساتھ توہین کی گئی ہے۔ یہ سنا ہے کہ کلاس روم میں مذہب اور خدا کے وجود اور رسالت کے عقیدوں کا استہزاء کیا جاتا ہے"۔

بدقسمتی سے ہمارے ملک میں پریس کو اس وقت ایسی پوزیشن حاصل نہیں۔ کہ اس کی رائے کو بہرحال بے لاگ اور حقیقت پر مبنی سمجھا جا سکے۔ کیونکہ بسا اوقات دیکھا گیا ہے۔ کہ کسی ادارہ یا سوسائٹی کے متعلق اخبارات کی نکتہ چینی ذاتیات کی بنا پر شروع کر دی جاتی ہے۔

اس لئے معاصر "الامان" کی اس روایت پر کوئی قطعی رائے قائم کرنا تو محال ہے۔ تاہم ان امور کی موجودگی چونکہ ملتِ اسلامیہ کے لئے نہایت ہی تباہ کن ثابت ہو سکتی ہے اس لئے بطور احتیاط یونیورسٹی کے ارباب حل وعقد کو اس طرف متوجہ کرنا ناموزوں نہ ہوگا۔ انہیں خاص طور پر اس بات کا خیال رکھنا چاہیئے۔ کہ نوجوانوں کی تربیت ایسے رنگ میں ہو۔ کہ وہ عملی زندگی میں داخل ہو کر اسلام اور مسلمانوں کے لئے زیادہ سے زیادہ مفید ہو سکیں۔

غریب طبقہ کی سب سے بڑی بیماری

ہندو اخبارات آج کل اس خبر کو بہت شہرت دے رہے ہیں۔ کہ گجرات میں تقریر کرتے ہوئے پنجاب کے وزیر اعظم نے کہا۔ کہ:۔

"چار دوں بل آپ کی بیماریوں کو دُور کرنے کے لئے بنائے گئے ہیں اب بڑی بیماری سود کی رہ گئی ہے اس کا بھی علاج جلد کیا جانے والا ہے"۔

("پارس" ۲۳ اکتوبر)

اس تقریر سے ہندو اخبارات یہ نتیجہ اخذ کر رہے ہیں۔ کہ "پنجاب میں سُود لینے کی ممانعت ہونے والی ہے"۔

(ملاپ ۱۹۔ اکتوبر)

اخبارات میں شائع شدہ اقتباسات کو مدنظر رکھتے ہوئے۔ یہ تو نہیں کہا جا سکتا۔ کہ ان الفاظ کا ہندو اخبارات جو مطلب لے رہے ہیں۔ وہ صحیح ہے۔ بلکہ وزیر اعظم نے اپنی بعض دوسری تقریروں میں ساہوکاروں کے وجود کو صوبہ کے لئے نہایت ضروری قرار دیا ہے۔ اس لئے ممکن ہے کہ ہندو اخبارات موجودہ حکومت کے خلاف پروپیگنڈا کے لئے یہ الفاظ توڑ مروڑ کر پیش کرتے ہوں۔ لیکن اس میں کوئی شبہ نہیں۔ کہ سود کی بیماری سب سے بڑی اور سب سے خطرناک ہے۔ اور اگر صوبہ کو اس لعنت سے پاک کیا جا سکے۔ تو یہ نہ صرف اس صوبہ کی بلکہ انسانیت کی بہت بڑی خدمت ہوگی۔

۹۱

مَنْ اَنْصَارِیْ اِلَی اللّٰہ

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کا خطاب جماعت احمدیہ سے

رقم فرمودہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز

(۱) اللہ تعالےٰ نے جس عظیم الشان خدمت کا موقعہ جماعت احمدیہ کو دیا ہے۔ وہ دنیا کے پردہ پر بہت ہی کم قوموں کو نصیب ہوا ہے ؁

(۲) مگر جس قربانی کا اس جماعت سے مطالبہ ہے۔ وہ بھی بہت کم جماعتوں سے ہوا ہے۔ اور وہ قربانی صبر ہے۔ یعنی استقلال اور ہمت سے ایک ایسے نتیجہ کا انتظار جو کو یقینی ہے۔ مگر نسبتاً لمبے عرصہ کے بعد ظاہر ہونے والا ہے ؁

(۳) مگر اس امتحان میں ایک قوم ہم سے پہلے کامیاب ہو چکی ہے۔ اور وہ مسیحیوں کی قوم ہے۔ انہیں کامیابی تین سو سال کے بعد ہوئی جس عرصہ میں لاکھوں عیسائی قتل کیا گیا۔ لاکھوں وطن سے بے وطن ہوا۔ لاکھوں کے مال و اسباب لوٹ لئے گئے۔ صدی کے بعد صدی آئی لیکن اس قوم نے ہمت نہ ہاری۔ آخر تین سو سال بعد فقیری کی گدڑی پھینک کر بادشاہت کا خلعت پہنا۔ اور آناً فاناً سب دنیا پر چھا گئی۔ اسی لمبے انتظار کا نتیجہ تھا۔ کہ وہ اس قدر لمبے عرصہ تک حکومت کرنے کے قابل ہو گئی ؁

(۴) جماعت احمدیہ کے انتظار کا زمانہ تو اس سے بہت کم ہے۔ پھر کیا ہمارا صبر پہلے مسیح کی امت سے زیادہ شاندار نہیں ہونا چاہیئے ؁

(۵) ہمارے مسیح نے جو معجزات دکھائے۔ وہ پہلے مسیح سے بہت زیادہ اور زیادہ اہم ہیں۔ پھر کیا ہمارے ایمان ان سے بہت زیادہ قوی نہیں ہونے چاہئیں۔ اور کیا اسی کے مطابق ہماری قربانیاں بڑھی ہوئی نہیں ہونی چاہئیں ؁

(۶) مگر اے عزیزو مجھے افسوس سے کہنا پڑتا ہے۔ کہ اس دفعہ یعنی تحریک جدید کے دوسرے دَور میں جماعت نے اس طرح قربانی پیش نہیں کی۔ جس طرح کہ اس نے پہلے دور میں پیش کی تھی ؁

(۷) آج تحریک جدید کا کام محض اس وجہ سے رک رہا ہے۔ کہ بعض دوستوں نے اپنے وعدے پورے کرنے میں سستی دکھائی ہے۔ مجھے یقین ہے۔ کہ یہ سستی کمی ایمان کی وجہ سے نہیں بلکہ محض بھول چوک کی وجہ سے ہے ؁

(۸) پس میں تمام دوستوں کو ان سب کو جنہوں نے اس کام کا بیڑا اٹھایا تھا۔ اور ان سب کو جن کے دل میں خدا تعالےٰ کی محبت کی چنگاری سلگ رہی ہے۔ گو وہ عہدہ دار نہیں کہتا ہوں۔ کہ کمر کس کر کھڑے ہو جائیں۔ اور گھر بہ گھر پھر کر ان دوستوں سے چندے وصول کریں۔ جو وعدہ تو کر چکے ہیں۔ مگر ابھی انہوں نے ادا نہیں کیا ؁

(۹) گزشتہ سالوں کے بقائے ملا کر ستر ہزار کے قریب وعدوں کی وصولی باقی ہے۔ پس یہ کام معمولی نہیں۔ آپ کی رات دن کی تگ و دو کو چاہتا ہے۔ کیونکہ وعدوں کی وصولی کی تاریخ میں دو ماہ سے بھی کم اب باقی ہیں ؁

(۱۰) آپ کی یہ محنت رائیگاں نہ ہوگی۔ اور اللہ تعالےٰ کے فضل آپ پر جو وصولی کریں گے نازل ہوں گے۔ اور ان پر بھی جو میری آواز پر لبیک کہتے ہوئے فوراً اپنے وعدے پورے کریں۔ انشاء اللہ تعالےٰ

(۱۱) دوستوں کو یہ بھی چاہیئے۔ کہ وہ ساتھ کے ساتھ دعائیں بھی کرتے جائیں۔ کہ اللہ تعالےٰ ان پر اپنے خاص فضل فرمائے۔ جو وعدے پورے کرنے والے ہیں۔ اور ان کی سستی کو دور کرے۔ جو شامت اعمال کی وجہ سے ابھی اس نعمت کو حاصل نہیں کر سکے۔ کیونکہ آخر وہ ہمارے بھائی ہیں۔ اور ان کی سستی ہم پر اثر انداز ہوئے بغیر نہیں رہ سکی۔ اور اگر خدا تعالےٰ انہیں نہ بخشے۔ تو یہ ہمارے لئے ویسا ہی خوشی کا موجب ہے جیسا کہ اس نے نہیں بخشا ؁

توحید اسلام اور ورقہ بن نوفل

قرآن کریم پر عیسائیوں کے ایک اعتراض کا جواب

(۲)

توحید درحقیقت ایمانیات کے ان ابتدائی اصول میں سے ہے۔ جو ابتدائے عالم سے اللہ تعالٰے اپنے انبیاء کی معرفت دنیا کے سامنے پیش کرتا رہا جس طرح سچ بولنا جھوٹ سے پرہیز کرنا۔ والدین کی اطاعت کرنا۔ چوری نہ کرنا۔ زنا نہ کرنا۔ قتل ناحق نہ کرنا ہر مذہب کی تعلیم ہے۔ اور کوئی ایک بھی مذہب ایسا نہیں۔ جو اس کے خلاف تعلیم دیتا ہو۔ اسی طرح کوئی مذہب ایسا پیش نہیں کیا جا سکتا جس نے توحید کے خلاف تعلیم دنیا کو سکھائی پس جس طرح آج اگر کوئی شخص دوسروں کو سچ بولنے کی تلقین کرے تو نہیں کہا جا سکتا۔ کہ اس نے یہ تعلیم دوسروں سے چرائی ہے۔ اسی طرح توحید کی تعلیم کے متعلق بھی سرقہ کا نظریہ پیش کرنا اصولی غلطی ہے۔ اور اگر عیسائیوں کے اس اصل کو تسلیم کر لیا جائے۔ کہ جہاں دو مذہبی احکام مل جائیں۔ اُن کو ایک دوسرے کا سرقہ قرار دے دیا جائے۔ تو اس اعتراض کا پہلا نشانہ خود انہی کا مذہب قرار پاتا ہے کیونکہ حضرت موسٰے علیہ السلام کی شریعت میں صاف طور پر کہا گیا تھا۔ کہ:۔

"تو اپنے ماں باپ کو عزت دے تاکہ تیری عمر اُس زمین پر جو خداوند تیرا خدا تجھے دیتا ہے۔ دراز ہو۔ تو خون مت کر۔ تو زنا مت کر۔ تو چوری مت کر۔ تو اپنے پڑوسی پر جھوٹی گواہی مت دے۔ تُو اپنے پڑوسی کے گھر کا لالچ مت کر۔" (خروج ۲۰ / ۱۲-۱۶)

مگر اس تعلیم پر تیرہ سو سال کا عرصہ گذرنے کے بعد جب حضرت مسیح آئے۔ اور اُن سے ایک شخص نے پوچھا کہ

"اے اُستاد میں کونسی نیکی کروں تاکہ ہمیشہ کی زندگی پاؤں؟"

تو حضرت مسیح نے بھی اُسے یہی جواب دیا۔ کہ:

"خون نہ کر۔ زنا نہ کر۔ چوری نہ کر۔ جھوٹی گواہی نہ دے۔ اپنے باپ کی اور ماں کی عزت کر۔ اور اپنے پڑوسی سے اپنی مانند محبت رکھ۔" (متی ۱۹ / ۱۸-۱۹)

اب اگر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر عیسائی یہ الزام لگا سکتے ہیں۔ کہ آپؐ نے توحید ورقہ سے حاصل کی تو کیا اسی اصل کے ماتحت حضرت مسیح ناصری علیہ السلام پر یہ الزام نہیں آتا۔ کہ انہوں نے "ابن اللہ" ہونے کے باوجود حضرت موسٰے علیہ السلام کی تعلیم سے بڑھ کر کوئی بات پیش نہیں کی۔ اور جس راہ پر چلایا وُہ وُہی تھا۔ جو حضرت موسٰے علیہ السلام تجویز فرما چکے تھے۔

حقیقت یہ ہے۔ کہ اگر ان اصول میں مختلف مذاہب کا اتحاد ہو جائے جو انسان کی روحانی یا اخلاقی زندگی کے لوازم میں جیسے سچ بولنا۔ ہمدردی کرنا۔ انصاف کرنا۔ غرباء کی امداد کرنا بیمار کی عیادت کرنا یتامٰی کی پرورش کرنا۔ مساکین کو کھانا کھلانا۔ خندہ پیشانی سے دوسروں سے ملنا۔ لوگوں کے احساسات کا خیال رکھنا تو اسے سرقہ نہیں کہا جاتا۔ بعینہٖ اسی طرح توحید کا مسئلہ ان مسائل میں سے ہے۔ جو ہر مذہب کی بنیادی اینٹ ہیں۔ چنانچہ دیکھ لو۔ عیسائی باوجود اقانیم ثلاثہ کے دعویدار ہونے کے اپنے آپ کو توحید کا ہی قائل سمجھتے ہیں۔ وُہ زبان سے کہے جاتے ہیں۔ کہ باپ خدا۔ بیٹا خدا اور روح القدس خدا۔ مگر ساتھ ہی یہ بھی کہتے جاتے ہیں۔ کہ تین خدا نہیں بلکہ ایک خدا ہے۔ ان کا یہ معمہ چاہے کسی انسان کی سمجھ میں آئے یا نہ آئے۔ مگر واقعہ یہی ہے۔ کہ وُہ اپنے آپ کو توحید کا پرستار سمجھتے ہیں۔ اسی طرح ہندو کتنے ہی دیوی دیوتاؤں کے قائل ہیں۔ مگر پرمیشور ایک کو ہی مانتے ہیں۔ یہ تو وہ لوگ ہیں۔ جو تہذیب و تمدن سے آشنا ہیں۔ مگر اس کے مقابلہ میں افریقہ کے غیر آباد حصص میں رہنے والے حبشی بھی ایک خدا مانتے رہے ہیں۔ اور وُہ اپنی زبان میں خدا تعالٰے کو "نیینگمون" کہتے تھے۔ امریکہ کی ایک پرانی وحشی قوم جس کا نام "مکسیکو" ہے۔ وُہ خدا کو "الولا و لونا" کہتی ہے۔ اور اسے اکیلا تسلیم کرتی ہے۔ بابل کے محققین نے بھی آثار قدیمہ سے یہی دریافت کیا ہے۔ کہ وہاں صرف ایک خدا کی پرستش ہوتی تھی۔ اہلِ چین کے متعلق بھی یہی دریافت کیا گیا ہے۔ کہ وُہ ابتداء میں ایک خدا کے قائل تھے۔ بعض پرانی کتابوں میں یہ دُعا نکلی ہے۔ کہ:۔

"اے دائمی بادشاہ۔ تمام مخلوقات کے مالک۔ تو سب کا خالق ہے۔ اے مالک تیری بادشاہت قائم ہو۔ اپنی اُلوہیت کی دعوت میرے دل میں گاڑ دے۔ اور جو تجھے اچھا معلوم ہو۔ وُہ مجھے دے۔ کیونکہ تو ہی ہے۔ جس نے میری زندگی کو اس طرز میں ڈھالا ہے۔"

یہ دعا بھی ظاہر کرتی ہے۔ کہ قدیم زمانہ سے توحید کا مسئلہ انسانی عقائد میں شامل چلا آرہا ہے۔ اس صورت میں عیسائیوں کا یہ اعتراض کرنا۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے توحید ورقہ بن نوفل سے سیکھی۔ انتہائی نادانی۔ اور حماقت ہے۔ ہاں اگر یہ اعتراض واقعہ ہو سکتا ہے۔ تو حضرت مسیح علیہ السلام پر جنہوں نے کہا تھا۔ کہ:۔

"خداوند ہمارا خدا ایک ہی خداوند ہے۔" (مرقس ۱۲ / ۲۹)

اور یہ کہ:۔

"کوئی نیک نہیں۔ مگر ایک یعنی خدا۔" (مرقس ۱۰ / ۱۹)

حالانکہ اس زمانہ میں تمام یہود بلا استثناء خدائے ذوالجلال کی واحدانیت کا عقیدہ رکھتے تھے۔ اس صورت میں کہا جا سکتا ہے۔ کہ حضرت مسیح علیہ السلام نے یہ مسئلہ یہود سے سیکھا ہوگا۔ مگر پھر یہیں تک بس نہیں۔ یہ اعتراض خدا کے یوایل نبی پر بھی عائد ہوگا۔ جس کے صحیفہ میں یہ کہا گیا تھا۔ کہ:۔ "میں خداوند تمہارا خدا ہوں اور کہ دوسرا کوئی نہیں۔" (یوایل ۲ / ۲۷)

حالانکہ ہوسیع نبی کو اس سے پیشتر بتایا گیا تھا۔ کہ

"میرے سوا کوئی اور نجات دینے والا نہیں ہے۔" (ہوسیع ۱۳ / ۴)

پھر یہ الزام یرمیاہ نبی پر بھی لگے گا۔ جبکہ انہوں نے خدا تعالے سے مخاطب ہوتے ہوئے کہا۔ کہ:۔

"قوموں کے سارے حکیموں کے درمیان۔ اور ان کی ساری مملکتوں میں تیرا ہمتا کوئی نہیں ہے۔" (یرمیاہ ۱۰ / ۷)

حالانکہ اس سے بہت عرصہ پہلے خدا تعالے نے یسعیاہ نبی کو بتلا دیا تھا۔ کہ:۔

"مجھ سے آگے کوئی خدا نہ بنا۔ اور میرے بعد بھی کوئی نہ ہوگا۔" (یسعیاہ ۴۳ / ۱۰)۔ اور یہ کہ "میں ہی خداوند ہوں۔ اور کوئی نہیں۔ میرے سوا کوئی خدا نہیں۔" (یسعیاہ ۴۵ / ۵)

۹۷

پھر یہ الزام خدا تعالےٰ کے داؤد نبی پر بھی آئے گا۔ جبکہ انہوں نے کہا کہ "خداوند خدا اسرائیل کا خدا جو اکیلا ہی عجائب کام کرتا ہے مبارک ہے۔" (زبور ۷۲/۱۸)
"بے شک ایک خدا ہے جو زمین پر انصاف کرتا ہے۔"
(زبور ۵۸/۱۱)
"وہی اکیلا میری چٹان اور میری نجات ہے۔" (زبور ۶۲/۲)
حالانکہ نحمیاہ نبی کے صحیفہ میں اس سے بہت پہلے کہا گیا تھا۔ کہ "توہاں تو ہی اکیلا خداوند ہے۔"
(نحمیاہ ۹/۶)

پھر یہ سرقہ کا الزام خدا تعالیٰ کے سموئیل نبی پر بھی عائد ہوگا۔ کیونکہ انہوں نے یہ تعلیم دی تھی۔ کہ
"تو اے خداوند خدا بزرگ ہے اس لئے کہ کوئی تیری مانند نہیں۔ اور تیرے سوا جہاں تک کہ ہم نے اپنے کانوں سے سنا ہے کوئی خدا نہیں۔" (۲۔ سموئیل ۷/۲۲)
حالانکہ حضرت موسےٰ علیہ السلام کی شریعت میں اس سے بہت پہلے یہ تعلیم موجود تھی کہ "خداوند وہی خدا ہے۔ اور اس کے سوا کوئی نہیں ہے۔" (استثناء ۴/۳۵)
"خداوند ہمارا خدا اکیلا خداوند ہے تو اپنے سارے دل اور اپنے سارے جی اور اپنے سارے زور سے خداوند اپنے خدا کو دوست رکھ۔" (استثناء ۶/۵)
پس اگر رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مقدس ذات پر سرقہ کا الزام محض اس وجہ سے لگایا جاسکتا ہے۔ کہ آپ کے زمانہ میں ورقہ بن نوفل توحید کا قائل تھا۔ حالانکہ تاریخی طور پر اس امر کا کوئی ثبوت نہیں ملتا۔ کہ آپ نے ورقہ سے کوئی تعلیم حاصل کی ہو۔ تو یہی اعتراض یوایل۔ یرمیاہ۔ داؤد۔ اور سموئیل پر بھی پڑیگا۔ اور زیادہ شدت سے پڑیگا۔ کیونکہ ان سے پہلے انبیاء کی کتب میں توحید کے متعلق بالصراحت تعلیم موجود ہے۔ اور ایک اعتراض کرنے والا کہہ سکتا ہے۔ کہ انہوں نے جو تعلیم پیش کی۔ پہلی کتب سے اخذ کرکے پیش کی۔

یہ امر یاد رکھنا چاہیئے کہ خدائی احکام انبیاء علیہم السلام کے ذریعہ ہمیشہ دہرائے جاتے ہیں۔ جیسا کہ وہ طالب علم جس کے ذہن سے بھول چوک کی وجہ سے بعض باتیں اتر جائیں۔ یا جسے سبق اچھی طرح یاد نہ ہو۔ اسے استاد بار بار باتیں بتاتا ہے۔ اور یہ بتایا جا چکا ہے۔ کہ توحید کا مسئلہ انہی مسائل میں سے ہے۔ جو ہر نبی کے ذریعہ تازہ کیا جاتا رہا۔ پس اس تعلیم کے پیش کرنے کی وجہ سے نہیں کہا جاسکتا۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ تعلیم کسی اور سے سیکھی۔ ہاں اگر عیسائی توحید کی باریک در باریک تفصیلات میں آئیں۔ تو یہ امر یقیناً ثابت کیا جاسکتا ہے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے توحید کو جس بہترین رنگ میں پیش کیا ہے۔ اور جس طرح اس کی باریک شقوں کو دنیا کے سامنے رکھا ہے۔ اس میں کوئی مذہب اسلام کا مقابلہ نہیں کرسکتا۔ مگر چونکہ یہ خود ایک وسیع مضمون ہے۔ جسکا زیر بحث اعتراض سے

لجنہ اماء اللہ راولپنڈی کا ایک تربیتی جلسہ

ممبرات لجنہ اماء اللہ راولپنڈی اور جماعت کے بچوں کی تربیت کے پیش نظر کچھ عرصہ سے یہاں یہ انتظام کیا گیا ہے۔ کہ ان کا ایک ماہوار اجلاس منعقد کیا جایا کرے۔ ۹ اکتوبر پہلے بچوں کا اجلاس منعقد ہوا۔ جس کی کارروائی کو عورتوں نے بھی بر عایت پردہ سنا۔ بعد ازاں مستورات کا اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں بابو محمد اسمٰعیل صاحب معتبر نے خطبہ جمعہ ۲۳ ستمبر کے ضروری اقتباسات پڑھ کر سنائے۔ اور ان کے بعد خاکسار نے مضمون خطبہ جمعہ متعلقہ خلافت جوبلی فنڈ پڑھ کر سنانے کے بعد مستورات کو اس مبارک فنڈ میں حصہ لینے کی تلقین کی۔ خاکسار فتح محمد سیکرٹری تعلیم و تربیت۔

صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب کی خدمت میں جماعت احمدیہ لندن کا ایڈریس

ہندوستانی اور نو مسلم انگریز دوستوں کے مخلصانہ جذبات

ایک مخلص و صادق احمدی کو ہر وہ بچہ محبوب و پیارا ہے۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خاندان سے تعلق رکھتا ہے۔ کیونکہ اس کا وجود ان پیشگوئیوں کا مصداق ہے۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بالہام الہٰی کیں۔ آپ کا نام ابراہیم رکھا گیا۔ اور فرمایا کہ ابراہیم علیہ السلام کی طرح کثرت سے آپ کو اولاد عطا کی جائے گی۔ نیز فرمایا کہ ہر ایک شاخ تیرے جدی بھائیوں کی کاٹی جائیگی۔ اور وہ جلد لاولد رہ کر ختم ہو جائے گی لیکن تیری ذریت منقطع نہیں ہوگی۔ اور آخری دن تک سرسبز رہے گی۔ اس پیشگوئی کی صداقت آفتاب نیمروز کی طرح چمک رہی ہے۔ اللہ تعالےٰ نے حضرت ام المومنین رضی اللہ عنہا کو نہ صرف نسل بعید میں سے پوتے دکھائے بلکہ پڑپوتے بھی دکھائے اور یہ محض اللہ تعالےٰ کا فضل ہے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دعاؤں کا نتیجہ۔ اس لئے ہر بچہ اللہ تعالےٰ کی نشانیوں میں سے ایک نشان ہونے کی وجہ سے ہر احمدی کو محبوب ہوتا ہے عرصہ چار سال کا ہوا جبکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے تین پوتے اور ایک پڑپوتا یکے بعد دیگرے حصول تعلیم کی خاطر لنڈن آئے۔ میں سمجھتا ہوں کہ غیر ممالک میں سے انگلستان کو یہ فخر حاصل ہوا جس میں چار نوجوان ابنائے فارس سے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جاری شدہ چار شاخوں سے تعلق رکھتے تھے۔ بیک وقت اقامت پذیر ہوئے۔ کوئی نہیں کہہ سکتا۔ کہ آئندہ یہ فخر کسی اور ملک یا شہر کو حاصل ہوگا۔ یا نہیں۔ ان میں سے ہمارا پیارا سعید تعلیمی جدو جہد کے دوران میں ہی جام شہادت پی کر محبوب ازلی سے جاملا۔ اور ہمیشہ کے لئے اپنے اقرباء اور اپنے دوستوں کو داغ مفارقت دے گیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون
اے خدا بر تربت او بارش رحمت ببار
باقی تینوں اللہ تعالےٰ کے فضل اور احسان سے اپنے اپنے امتحانات میں کامیاب ہوئے۔ صاحبزادہ مرزا ظفر احمد صاحب گزشتہ سال یہاں سے واپس ہندوستان پہونچے۔ اور صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب عرصہ اڑھائی ماہ سے روانہ ہو چکے ہیں۔ اور مصر میں مقیم ہیں۔ اور صاحبزادہ مرزا منظفر احمد صاحب کے ساتھ ہندوستان پہونچیں گے۔ صاحبزادہ مرزا منظفر احمد صاحب نے اس قلیل عرصہ میں آئی۔ سی۔ ایس کا امتحان پاس کرنے کے علاوہ بی۔ اے کا امتحان پاس کیا۔ اور اب بار ایٹ لار کا امتحان دیا ہے۔ تمام احباب سے دعا کے لئے درخواست ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ انہیں اس امتحان میں بھی کامیابی عطا فرمائے۔
اس امر کا میں خصوصیت سے ذکر کر دینا چاہتا ہوں۔ کہ صاحبزادگان نے اثناء قیام لنڈن میں باوجودیکہ وہ بعض اوقات مسجد سے ایک گھنٹہ ریل و بس کے سفر پر رہتے تھے۔ حتی الامکان باقاعدہ جمعہ کی نماز میں شمولیت فرمائی۔ اور مسجد سے تعلق قائم رکھا۔ دوسرے طلباء کو مد نظر رکھتے ہوئے جو ہندوستان اور دیگر اسلامی ممالک سے یہاں تعلیم کے لئے آتے ہیں۔ ان کا یہ عمل ایک غیر معمولی ہے۔ ووکنگ والے باوجودیکہ وہ شہر کے سنٹر میں آکر ایک مکان میں جمعہ کی نماز ادا کرتے ہیں۔

پھر بھی سوائے بھولے بھٹکے ایک دو کے سینکڑوں مسلم طلباء میں سے کوئی نماز جمعہ میں شامل نہیں ہوتا - اور جب کبھی سلسلہ کا کوئی کام ان کے سپرد کیا گیا تو انہوں نے بخوشی خاطر اُسے سرانجام دیا دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ انہیں اپنے فضلوں کا مورد کرے - اور آسمان روحانیت کے درخشندہ ستارے بنائے -

۸ر اکتوبر کو صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب کو دارالتبلیغ میں الوداعی ٹی پارٹی دی گئی - جس میں ہندوستانی اور نومسلم انگریز دوستوں کے علاوہ بعض غیر مسلم انگریز بھی شامل ہوئے قرآن مجید کی تلاوت کے بعد جو خاکسار نے کی - مکرمی ڈاکٹر سلیمان صاحب نے جماعت احمدیہ کی طرف سے ایڈریس پڑھا -

صاحبزادہ صاحب موصوف نے ایڈریس کا موزوں الفاظ میں جواب دیتے ہوئے فرمایا - ایسے مواقع پر ایڈریسوں میں اکثر ایسی باتیں کہدیجاتی ہیں - اور ایسے رنگ میں تعریف کی جاتی ہے - جس کا کم از کم مخاطب اپنے آپ کو مصداق خیال نہیں کرتا - اور اُسے اس کا جواب دینا مشکل ہو جاتا ہے مجھے اپنی کمزوری کا احساس ہے - میں اس موقعہ پر آپ سے یہی درخواست کروں گا - کہ آپ میرے لئے دعا فرمائیں کہ اگر گذشتہ زمانہ میں مجھ میں یہ باتیں نہیں پائی گئیں - تو آئندہ مجھے اللہ تعالےٰ ان اوصاف کا حامل بنائے - آمین

آپ کے بعد مکرمی ورد صاحب نے اپنے ذاتی تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا - مجھے خوشی بھی ہے اور افسوس بھی - کہ ہمارے پاس سے مرزا مظفر احمد صاحب ہندوستان جا رہے ہیں - جتنا مجمع یہاں مجمع ہے - وہ کسی خاص شخصیت کے پیش نظر نہیں آیا - بلکہ سب کے سب خدا اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسّلام کی محبت کے اظہار کیلئے جمع ہوئے ہیں - مرزا مظفر احمد صاحب کا ہر دلعزیز ہونا ان کی لیاقت یا قابل تحسین اخلاق کی وجہ سے نہیں بلکہ ایک ناقابل بیان جذبہ ہے - جس کی وجہ سے میں اور ہر دوسرا شخص ان سے محبت کرنے پر مجبور ہوتا ہے - ہر نبی جو دنیا میں آیا - اللہ تعالےٰ اپنی جناب سے اس کی محبت لوگوں کے دلوں میں ڈالتا رہا ہے - جس سے ان کی ہر چیز پیاری نظر آنے لگتی ہے - پس یہی محبت کا ایک کرشمہ ہے - جس نے ہمیں آج اس جگہ جمع ہونے پر مجبور کیا ہے - اس سے پہلے بھی ایسے مواقع آئے - جن میں قابل عزت ہستیاں ہمارے پاس سے رخصت ہوئیں مثلاً مرزا ظفر احمد صاحب و مرزا ناصر احمد صاحب - نہایت افسوس کی بات ہے کہ بارادہ الٰہی مرزا سعید احمد صاحب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پڑپوتے بیمار ہو کر یہاں وفات پا گئے - لیکن خوشی کی بات ہے - کہ ان چار میں سے تین کامیابی کے ساتھ واپس ہوئے ہیں - میں سمجھتا تھا اور ایسے احساسات کسی دلیل پر مبنی نہیں ہوتے کہ جب تک صاحبزادگان اس ملک میں موجود ہیں - یہاں جنگ نہیں ہوگی - چنانچہ کئی دفعہ جنگ کے زبردست امکانات پیدا ہوئے لیکن ایسے اسباب پیدا ہو جاتے رہے - جن سے جنگ رک جاتی رہی - مجھے خوشی ہے کہ اس اثناء میں مجھے بھی ان کی خدمت کا موقع مل گیا - آخر دعا پر یہ تقریب بخیر و خوبی ختم ہوئی -

خاکسار جلال الدین شمس

مختلف مقامات میں یوم التبلیغ کس طرح منایا گیا

راولپنڈی

احباب جماعت کے دس وفود بنائے گئے - جنہوں نے صبح سے شام تک تبلیغ کی - اور چار صد ٹریکٹ تقسیم کئے گئے -

خاکسار محمد شفیع سیکرٹری

گنج (لاہور)

دس وفود نے مختلف حلقوں میں قریباً اڑھائی صد اشخاص کو پیغام حق پہنچایا - ایک ہزار سے زائد ٹریکٹ تقسیم کئے گئے - بعض لوگ درشتی سے پیش آئے - لیکن ہماری طرف سے صبر سے کام لیا گیا - اور کسی قسم کا کوئی ناخوشگوار واقعہ نہیں ہوا - خاکسار بدرالدین سکرٹری

صالح پور (ضلع کٹک)

ایک غیر احمدی کو تین گھنٹہ تبلیغ کی گئی - اس کے بعد اڑیہ زبان کی ایک کتاب ایک غیر احمدی کو پڑھنے کے لئے دی - کچھ تبلیغی ٹریکٹ بھی تقسیم کئے - خاکسار سید صمصام الدین احمد

کوئٹہ

تمام احمدی دوستوں نے انفرادی طور پر شہر کے مختلف حصوں میں تبلیغ کی - ناخواندہ طبقہ کو ٹریکٹ پڑھ کر سنائے - اور خواندہ طبقہ میں تقسیم کیے - تین احباب پر مشتمل ایک وفد نے تین دیہات میں جا کر تبلیغ کی - لوگوں نے ہماری باتوں کو توجہ سے سنا - خاکسار عبدالحمید خاں سکرٹری

جالندھر شہر

مقامی جماعت نے ریلوے اسٹیشن اور موٹروں کے اڈوں میں ٹریکٹ تقسیم کئے - زبانی تبلیغ بھی کی گئی - خاکسار محمد ابراہیم سکرٹری

ڈنگہ

جملہ افراد جماعت احمدیہ نے تبلیغ میں حصہ لیا - مرکز کی طرف سے آئے ہوئے تبلیغی ٹریکٹوں کے علاوہ اور بھی بہت سے ٹریکٹ تقسیم کئے گئے - خاکسار نے ایک معلم کو اور ایک عرب کو تبلیغ کی جو بہت اچھا اثر لیکر گئے - خاکسار عطا محمد

سیالکوٹ

عبدالسلام صاحب احمدی سیالکوٹ سے تحریر کرتے ہیں - کہ قریباً ۷۰۰ سو ٹریکٹ تقسیم کئے گئے - ٹریکٹ ان دوستوں کو دئے گئے جو جموں لاہور جانے والے تھے - تاکہ ریل میں تقسیم کئے جاسکیں - قریبی دیہات اور شہر کے اندرونی حصوں میں تبلیغ کی گئی - بعض دوستوں کو اپنے مکان پر بلا کر اور بعض کے مکانوں پر جاکر تبلیغ کی گئی -

مزنگ

محمد اکرم صاحب سکرٹری تحریر کرتے ہیں -

تین وفود نے اپنے واقف کاروں کے گھروں پر جاکر تبلیغ کی - اور باقی وفود نے حلقہ مزنگ - اچھرہ - نوال کوٹ - ٹھٹھی - ڈھولن وال چوبرجی کوارٹرز میں بذریعہ اشتہارات اور ملحقہ دیہات میں زبانی تبلیغ کی -

بھمبیال

شیخ عبدالحکیم صاحب سکرٹری تبلیغ تحریر کرتے ہیں :- ۲

۳ پانچ پانچ آدمیوں کے چھ گروپ بنائے گئے - انہوں نے پندرہ دیہات میں تبلیغ احمدیت کی لوگوں نے ہماری باتوں کو توجہ سے سنا ۱۵ ٹریکٹ بھی تقسیم کیئے گئے -

شیخوپورہ

سکینہ بیگم بنت حکیم عبدالجلیل صاحب تحریر کرتی ہیں - کہ ہم نے اپنے تبلیغی کام کو دو دنوں میں تقسیم کر لیا - یعنی ایک دن کو اٹروں اور کوٹھیوں میں تبلیغ کی اور دوسرے دن غیر ملازم لوگوں کیے × گھر جاکر پیغام حق پہنچایا - مختلف ٹریکٹ بھی تقسیم کئے گئے -

جماعت احمدیہ حیدرآباد دکن کا سالانہ جلسہ

جماعت احمدیہ حیدرآباد دکن کا جلسہ سالانہ ۱۷ر ستمبر سے ۲۴ر ستمبر ۱۹۳۶ء تک احمدیہ جوبلی ہال میں بصدارت جناب سید بشارت احمد صاحب وکیل ہائی کورٹ و امیر جماعت احمدیہ ہوا۔ اجلاس دو بجے بعد دوپہر سے شام تک ہوتے رہے۔ بلحاظ تعداد حاضرین و تقاریر جلسہ بہت کامیاب رہا۔ مختلف اضلاع سے متعدد جماعتوں کے افراد شامل ہوئے۔ انعقاد جلسہ سے کافی عرصہ پہلے انتظامات کا آغاز کیا گیا تھا۔ اشتہارات و پوسٹروں کے علاوہ صدہا خطوط کے ذریعہ بھی معززین شہر کو مدعو کیا گیا تھا۔ نیز روزانہ اخبارات میں بھی تشہیر کرائی گئی تھی۔

پہلے روز تلاوت و نظم کے بعد مولوی عبد القادر صاحب صدیقی سکرٹری دعوۃ و تبلیغ نے جماعت کی طرف سے خطبہ استقبالیہ پڑھا۔ یہ اس جماعت کے لئے ایک نئی چیز تھی۔ خطبہ استقبالیہ جو پڑھا گیا۔ اس میں احمدیت کا مقصد جماعت کا مسلک۔ عام ملکی حالات اور جماعت کی مختصر تاریخ وغیرہ سب باتیں بیان کی گئی تھیں۔

اس کے بعد مولوی محمد لقمان صاحب نے حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے فضائل۔ مولوی احمد عبد اللہ صاحب مولوی فاضل نے ضرورت امام۔ عبد القادر صاحب صدیقی نے حقیقت دجال پر تقریریں کیں۔ مسٹر محمد اعظم صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیشگوئیوں پر ایک محققانہ مقالہ پڑھا۔ جناب ہرگرہ صاحب نے اپنی دلآویز نظم سے سامعین کو محظوظ کیا۔ آخر میں صاحب صدر کی تقریر ہوئی جس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا زندہ نبی ہونا اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات بہت دلنشیں پیرایہ میں بیان کی گئی تھی۔

دوسرے روز کے جلسے میں مولوی احمد حسین صاحب وکیل تیماپور نے اصلاح معاشرت پر اور مولوی سید عبد الغنی صاحب فاضل وکیل ہائی کورٹ نے "اصلاح نفس کے طریق" پر برجستہ تقریریں کیں۔ مولوی عبد القادر صاحب نے احسانات حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر فلسفیانہ پیرایہ میں بحث کی۔ حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی نے علالت کے باوجود ذکر حبیب پر ایک دلچسپ اور ولولہ انگیز تقریر کی۔ مولوی عبد السلام صاحب بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی نے صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر ایک مبسوط لیکچر دیا۔ جو پوری دلچسپی و انہماک کے ساتھ سنا گیا۔ ان کے بعد مولوی سید حسین صاحب ذوقی نے ایک مسدس میں زمانہ کے حالات اور ضرورت امام و مسلمانوں کے تنزل کے اسباب بیان کئے۔ سب کے بعد صاحب صدر نے مقررین کے خیالات پر تبصرہ فرمایا۔ اور بعض ان امور کو جو بوجہ قلت وقت لیکچرار صاحبان واضح نہ کر سکے تھے۔ نمایاں فرمایا۔

تیسرے روز مولوی حافظ عبد العلی صاحب ایڈووکیٹ ہائی کورٹ نے حالات انبیائے سلف کا موجودہ حالات سے مقابلہ و موازنہ کیا۔ ان کے بعد سیٹھ علی محمد صاحب ایم۔ اے نے اپنا فاضلانہ مقالہ سرمایہ داری و مزدوری کے اسلامی فلسفہ پر پڑھا۔ بعدہ مولوی عبد السلام صاحب نے اپنی گزشتہ دن کی تقریر کا سلسلہ شروع کیا اور بہت دردانگیز پیرایہ میں سامعین سے اپیل کی کہ وہ اپنی اصلاح اور اپنی فوز و فلاح کے لئے سلسلہ عالیہ احمدیہ کی طرف توجہ کریں۔ مسٹر حبیب اللہ خان صاحب ایم۔ ایس سی نے عروج احمدیت پر ایک لطیف مضمون پڑھا۔ اور میر اسحاق علی صاحب وکیل ہائی کورٹ نے اجرائے نبوت پر ایک پراز معلومات تقریر کی۔

چوتھے روز مولوی محمد اسمٰعیل صاحب مولوی فاضل وکیل یادگیر کی تقریر وفات مسیح علیہ السلام پر ہوئی۔ مسٹر عبد اللہ صاحب بی۔ ایس۔ سی۔ ایل۔ ایل۔ بی۔ نے قانون اسلام بیان کیا۔ مسٹر معین الدین صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کارناموں پر ایک دلچسپ مقالہ سنایا۔ سیٹھ عبد اللہ الہ دین صاحب سکندرآبادی نے پیدائش انسان کی غرض و غایت پر ایک عارفانہ تقریر فرمائی۔ اور دلنشیں انداز میں اس حقیقت کا فوٹو کھینچ دیا کہ ہر شے دنیا میں اپنا مقصد پورا کر رہی ہے۔ لیکن ایک انسان ہی ہے کہ وہ اپنی پیدائش کی غرض و غایت سمجھنے سے لاپرواہ ہے۔ آپ نے بہت ہی آسان مثالوں سے حاضرین کے دلوں پر یہ بات نقش کی کہ انسانی زندگی شتر بے مہار کی طرح نہیں۔ بلکہ اس کا خالق اس سے کچھ مطالبہ کرتا ہے جسے پورا کرنا فرض ہے پھر مولوی عبد السلام صاحب وکیل ہائیکورٹ نے اسلامی تمدن کی حقیقت پر تقریر کی اور مولوی محمد نعمان صاحب نے سلسلہ عالیہ احمدیہ کی خصوصیات پیش کیں۔

نواب غلام احمد خان صاحب بی اے ایل ایل بی وکیل ہائی کورٹ نے برکات عہد عثمانیہ پر ایک لطیف تقریر کی۔ اور بتایا کہ موجودہ اعلیٰ حضرت حضور نظام کے سریر آرائے سلطنت ہونے سے قبل آئین حکومت کیا تھا اور اب کیا ہے۔ کیا کیا ترقیات ہوئیں۔ کس طرح ملک "رعایا شاد ملک آباد اور ہر جماعت آزاد" کا مصداق بن گیا ہے۔

جناب صدر نے آخر میں حاضرین کا شکریہ ادا کیا۔ اعلیٰ حضرت حضور نظام اور ان کے افراد خاندان کی صحت و سلامتی کی دعا کے بعد جلسہ برخاست کیا گیا۔ ان جلسوں میں عہدہ دار صاحبان حسب دستور تشریف لاتے رہے اور بہت اچھا اثر لیتے رہے اور اعتراف کیا۔ کہ انہوں نے یہ باتیں اس سے پہلے کبھی نہ سنی تھیں۔ بہت سی غلط فہمیاں دور ہوئیں۔ ۲ر احباب نے بیعت کی نماز مغرب و عشا کے بعد احمدیہ کانفرنس منعقد ہوئی جس میں مختلف جماعتوں کے نمائندے شریک تھے۔ بعض ضروری امور پر غور و خوض کیا گیا۔ کانفرنس کے اختتام پر سید بشارت احمد صاحب وکیل امیر جماعت احمدیہ نے اپنے دولتکدہ میں نمائندگان و افراد جماعت ہائے اضلاع و سکرٹری صاحبان جماعت حیدرآباد کو دعوت طعام دی۔ تا احباب باہم متعارف ہو سکیں اور اتفاق و اتحاد میں اضافہ ہو۔

(سکرٹری دعوۃ و تبلیغ)

احمدیہ یوتھ ہاکی ٹورنامنٹ

۱۵ر اکتوبر ۵ بجے شام احمدیہ یوتھ ہاکی ٹورنامنٹ کا پہلا میچ ینگ ہاکسٹ کلب اے اور انڈی پنڈنٹ کلب قادیان کے درمیان ہوا۔ جس میں موخر الذکر کلب ایک گول سے جیت گیا۔ دوسرا میچ ۱۸ر اکتوبر صبح ۷ ½ بجے مابین ینگ ہاکسٹ کلب بی و فرینڈ ہاکی کلب ہوا اس میں ینگ ہاکسٹ کلب پانچ گول پر جیت گیا۔ تیسرا میچ ۱۸ر اکتوبر ۵ بجے شام بورڈنگ تحریک جدید ہاکی کلب اور روز ہاکی کلب کے درمیان ہوا جس میں دونوں ٹیمیں برابر رہیں۔ اس لئے یہی میچ ۱۹ر اکتوبر صبح ۸ ½ بجے پھر دوبارہ اس دفعہ بورڈنگ ہاؤس کی ٹیم تین گول سے جیت گئی۔ اس سے قبل ۷ ½ بجے احمدیہ منگل کلب اور بربورز کلب کے درمیان میچ ہوا۔ جس کا کوئی نتیجہ نہ نکلا ۱۹ر اکتوبر ۵ بجے شام بورڈنگ تحریک جدید اور انڈی پنڈنٹ کلب کے درمیان مقابلہ ہوا۔ مگر دونوں ٹیمیں برابر رہیں۔ تمام مقابلے

حیفہ کے ایک مخلص احمدی کے متعلق

مجلس خدام الاحمدیہ کی قرارداد

۱۴ اکتوبر مجلس خدام الاحمدیہ کا چھٹا ماہوار جلسہ زیر صدارت حضرت میر محمد اسحاق صاحب منعقد ہوا۔ جس میں سید رشدی آفندی السبلی سکرٹری عام جماعت احمدیہ حیفا کے متعلق حسب ذیل قرارداد منظور کی گئی۔

مجلس خدام الاحمدیہ قادیان کا یہ جلسہ اپنے بھائی سید رشدی افندی السبلی سکرٹری عام جماعت احمدیہ حیفا پر قاتلانہ حملہ کے المناک واقع پر غم اور درد کا اظہار کرتا ہے۔ اور ان دشمنوں کے اس ذلیل فعل کے خلاف جنہوں نے حق کی زبان کو جارحانہ طریق سے ساکت کرنے کی مذموم کوشش کی۔ اظہار نفرت وحقارت کرتا ہے۔

اس کے ساتھ ہی ہم جہاں اپنے بھائی کو جان بچ جانے پر خلوص دل کے ساتھ ہدیہ تبریک پیش کرتے ہیں۔ وہاں اس امر پر بھی اظہار مسرت کرتے ہیں۔ کہ انہیں کسی دنیوی غرض کی وجہ سے نہیں بلکہ محض اعلاء کلمۃ الحق اور جہاد فی سبیل اللہ کے پاکیزہ اور بلند مقصد کے سبب یہ تکلیف پہنچی۔ دعا ہے۔ کہ خدا تعالےٰ ہمارے اس دور افتادہ بھائی کے ساتھ ہو۔ اور احمدیت کی فتح کو جلد تر لے آئے کہ ہم نہایت بیتابی سے اس کے منتظر ہیں۔

(سکرٹری مجلس خدام الاحمدیہ)

ایک کارآمد سنیاسی نسخہ

آجکل زمانہ کی کچھ ایسی ہوا ہو گئی ہے۔ کہ ہر شخص ناطاقتی کا شاکی ہے۔ کچھ تو مقوی دواؤں کی گرانی اور دودھ گھی کی کمیابی سے اور کچھ مشاغل مخصوصہ میں بیقاعدگی کرنے سے یہ عارضہ عام ترقی کر رہا ہے۔ کئی عقلمند اصحاب اطباء کی دائمی خوشامد سے نجات پانے کے لئے کتب نسخہ جات کا مطالعہ کرتے رہتے ہیں۔ کہ کم خرچ بالانشین نسخہ ہاتھ لگ جائے لیکن ناکام رہتے ہیں۔ راقم اپنا مجرب ومعمول نسخہ ہدیہ احباب کرتا ہے۔ جو امراض مخصوصہ کے علاوہ پرانا بخار۔ گنٹھیا۔ اسہال جگری یرقان۔ دمہ۔ پرانی کھانسی۔ ہاضمہ کی کمزوریوں اور مستورات کی پوشیدہ بیماریوں کے لئے اکسیر اعظم ہے۔ ملاحظہ فرمائیں۔ ایک تولہ شنگرف رومی کو دو چھٹانک دودھ آک میں مسلسل کھرل کر کے شنگرف کی ٹکیہ روپیہ کے برابر چوڑی بنا کر پندرہ روز دھوپ میں رکھیں۔ دیگر نمک خوردنی سفید لے کر پاؤ دودھ آک میں ہتھیں دبوئیں۔ یعنی جسقدر دودھ ایک دفعہ نمک میں ڈالا جائے اس کو کھرل کرتے ہوئے بالکل خشک کر دیا جائے۔ اسی طرح پاؤ پختہ دودھ جذب کیا جائے۔ کوزہ میں نصف نمک ڈال کر شنگرف کی ٹکیہ رکھ کر باقی نمک ڈال کر کوزہ کو گل حکمت کر کے سائے میں سکھائیں۔ بند مکان کر کے ایک کونہ میں چار سیر جنگلی اپلوں کی آنچ دیں۔ آگ کے بالکل سرد ہونے پر شنگرف کی ٹکیہ جملہ ادھات حمید سمیت کشتہ شدہ نکال لیں۔ جن احباب نے یہ صحیح الترکیب کشتہ کبھی کھایا ہوگا انہیں اس کے اوصاف یاد ہوں گے۔ کشتہ مذکور ۲ ماشہ ست سلاجیت ½ تولہ ورق طلا بیس عدد تینوں کو عمدہ عرق سونف میں کھرل تین دن کریں۔ مرچ سیاہ کے برابر گولیاں بنا کر سائے میں سکھا دیں صبح شام خوراک سے پیشتر ایک ایک گولی دودھ کے ساتھ استعمال کرنے سے مذکورہ امراض کے رفع ہونے کے علاوہ کمر وپشت اور پٹھوں میں وہ حیرت انگیز طاقت پیدا ہو جائے گی۔ کہ زندگی کا لطف آ جائے گا۔ نوٹ جو اصحاب نسخہ مذکور کے کسی پہلو پر جرح یا استفسار کرنا چاہیں جوابی کارڈ لکھیں۔

خادم الملک محمد حنیف خان خلف الرشید مولوی عبداللہ خان حکیم سنیاسی مقبرہ نزد ٹ جیل سنگھ ضلع گورداسپور۔

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!

پشاور ۲۰ اکتوبر- کابل کی اسلحہ سازی فیکٹریاں شب و روز اسلحہ سازی میں مصروف ہیں۔ متعدد غیر ملکی کارخانوں بالخصوص جرمن کارخانوں کو اسلحہ کے آرڈر دیئے گئے ہیں۔ افغانستان نے جو اسلحہ جرمنی سے منگوایا تھا اسے لاریوں کے ذریعے کابل بھیج دیا گیا ہے۔

لنڈن ۲۰ اکتوبر- حکومت برطانیہ نے چیکوسلواکیہ کے پناہ گزینوں کی محدود تعداد کو انگلستان آنے کی اجازت دیدی ہے۔ چنانچہ پراگ کی برطانوی قونصل نے ۱۰۵۰ آدمیوں کو راہداری کے پروانے دیئے ہیں۔ برطانوی مستعمرات چیکوسلواکیہ کے پناہ گزینوں کو داخلے کی اجازت دینے کے مسئلہ پر غور کر رہی ہے۔

لاہور ۲۰ اکتوبر- وزیر خارجہ افغانستان نے برطانیہ کے وزیر خارجہ کو ایک برقیہ میں لکھا ہے کہ افغانستان اور برطانیہ کے دوستانہ تعلقات کے پیش نظر میں اپنی حکومت کی طرف سے آپ کو مطلع کرنا چاہتا ہوں کہ فلسطین میں جو حالات رونما ہو رہے ہیں وہ ہمارے لئے بے حد تشویش کا موجب ہیں۔ حکومت افغانستان حکومت برطانیہ سے توقع رکھتی ہے۔ کہ فلسطین کے عربوں کی حقیقی شکایتوں پر ہمدردانہ غور کیا جائے گا۔ اور یہ کہ انہیں اپنے روایتی حقوق، مراعات اور آزادی سے متمتع ہونے کا موقع دیا جائیگا۔ اسلامی دنیا صرف اسی شے سے مطمئن ہو سکتی ہے اور برطانیہ کے مفاد کا بھی یہی تقاضا ہے۔

برلن ۲۰ اکتوبر- برلن میں مقیم عرب طلبہ کی انجمن نے ہر ہٹلر کو ایک مراسلہ ارسال کیا ہے جس میں لکھا ہے۔ کہ وہ مسئلہ فلسطین کے سلسلہ میں مداخلت کریں۔ اور اپنے اثر و رسوخ سے کام لیتے ہوئے وہاں امن و انصاف قائم کرنے میں امداد کریں۔

پیرس ۲۰ اکتوبر- فرانسیسی دارالمندوبین کے حزب مخالف نے وزیر اعظم فرانس سے مطالبہ کیا ہے کہ نوآبادیات کی واپسی کے سلسلہ میں جرمنی کی مخالفت کی جائے

لنڈن ۲۰ اکتوبر- معلوم ہوا ہے کہ روس کے تمام سیاسی محکموں سرخ فوج اور روس سے متعلق محکموں سے جاسوسوں اور دوسرے مشتبہ اشخاص کو خارج کرنے کی تحریک ابھی تک جاری ہے۔

ملتان ۲۰ اکتوبر- فرقہ وارانہ فضا بحال کرنے کے سلسلہ میں ۶ ہندوؤں اور ۶ مسلمانوں پر مشتمل ایک مجلس بنائی گئی ہے جو ہڑتال ختم کرانے کی کوشش کرے گی۔ توقع ہے کہ کل تک تمام دکانیں کھل جائیں گی اور حالات معمول پر آجائینگے۔

استنبول ۲۰ اکتوبر- کمال اتاترک کی اب حالت بہت اچھی ہے۔ عام صحت بھی روبہ اصلاح ہے اعصابی شکایات بالکل نہیں رہیں۔ آج استنبول میں ترکی وزراء کا اجلاس ہوا۔ جس میں اس امر پر غور کیا گیا کہ صدر ترکیہ کمال اتاترک کی طویل علالت کے پیش نظر کون سے ہنگامی انتظامات کئے جانے ضروری ہیں۔ ترکی دستور اساسی میں یہ امر موجود ہے کہ اگر صدر ترکیہ طویل عرصہ بیمار رہ جائے یا فوت ہو جائے یا استعفیٰ دیدے تو اس صورت میں نیشنل اسمبلی کا پریذیڈنٹ ان کی جگہ قائم مقام صدر کے فرائض سر انجام دے سکتا ہے۔ عام طور پر توقع کی جاتی ہے کہ کمال اتاترک کی جانشینی کا قرعہ جنرل عصمت انونو سابق وزیر اعظم کے نام پڑیگا ان کے علاوہ صدارت کے دو اور امیدوار بھی ہیں۔ ایک وزیر حربیہ فوزی پاشا چقماق ہیں اور دوسرے فتحی بے جو آج کل لنڈن میں ترکی سفیر ہیں۔

بخارسٹ ۲۰ اکتوبر- آج پولینڈ کے وزیر خارجہ نے رومانیہ کے شاہ کیرول سے ملاقات کی اور ان کے سامنے یہ تجویز پیش کی کہ روتھینیا کو خود مختار حکومت دیدی جائے جسے بعد میں ہنگری اور پولینڈ آپس میں بانٹ لیں اگر رومانیہ نے اس تجویز کی حمایت کی تو اسی صورت میں رومانیہ کے معاہدہ عدم اقدامات جارحانہ پر پولینڈ دستخط کر دے گا۔ معلوم ہوا ہے کہ رومانیہ یہ تجویز ماننے کے لئے تیار نہیں۔

ہانگ کانگ ۲۰ اکتوبر- کینٹن کے جنوب میں ایک فضائی جنگ میں چینیوں نے ۳۰ جاپانی طیارے گرا دیئے کینٹن کے قریب چینی نہایت کثرت سے جمع ہو رہے ہیں۔ تاکہ جاپانیوں کو روکنے کی کوشش کریں۔ وادی ینگسی میں جاپانیوں نے ہنکاؤ کے شمال مشرق میں دوسرے محاذ پر حملہ شروع کر دیا ہے۔

روما ۲۰ اکتوبر- مسولینی کا خیال ہے کہ آئندہ ۸ سال کے عرصہ میں ایسے تجارتی جہاز تعمیر کئے جائیں جن پر ۶ انچ قطر دہن کی توپ نصب ہو۔

دارالسلام ۲۰ اکتوبر- ٹانگانیکا کے ہندوستانیوں نے حکومت ہند اور انڈین نیشنل کانگرس کو تار بھیجے ہیں۔ کہ ٹانگانیکا جرمنی کو سپرد کئے جانے کی مخالفت کی جائے۔ اس وقت ٹانگانیکا میں ۲۵ ہزار ہندوستانی مقیم ہیں جنہوں نے تجارت پر لاکھوں روپیہ لگا رکھا ہے اگر ٹانگانیکا جرمنی کے حوالے کیا گیا تو یہ سب کچھ چھین جائے گا۔

لنڈن ۲۰ اکتوبر- سرکاری پولیٹیکل حلقوں میں بیان کیا جاتا ہے۔ کہ ہٹلر کرسمس سے پہلے پہلے نوآبادیوں کی واپسی کا جھگڑا اٹھا کھڑا کرے گا۔

مدراس ۲۰ اکتوبر- حکومت مدراس عنقریب ڈسٹرکٹ کلکٹروں کو حکم جاری کرنے والی ہے۔ کہ وہ تعلیم یافتہ بیکاروں کے اعداد جمع کریں۔ معلوم ہوا ہے کہ حکومت اس بات پر غور کر رہی ہے کہ ان بیکاروں کو ماڈل نوآبادیوں میں آباد کیا جائے۔

لنڈن ۲۰ اکتوبر- وزیر نوآبادیات نے فلسطین کی صورت حالات کے متعلق جو رپورٹ کابینہ میں پیش کی ہے۔ اس میں مندرجہ ذیل تبدیلیاں تجویز کی ہیں فلسطین میں یہودیوں اور عربوں دونوں کا باہر آکر بسنا بند کر دیا جائے۔ فلسطین کو دو حصوں میں تقسیم کرنے کی سکیم کو ترک کرنے کا اعلان کر دیا جائے اور یہ اعلان بھی کر دیا جائے کہ فلسطین کو بتدریج ایک آزاد ملک بنا دیا جائے گا مگر برطانیہ کی بادشاہت وہاں قائم رہیگی۔ اور برطانیہ غیر ملکی حملوں سے ملک کی حفاظت کا ذمہ دار ہو گا اگر یہ شرائط عرب تسلیم کرلیں تو اس وقت جو عرب جیل میں ہیں انہیں عام معافی دیدی جائے۔ نیا کانسٹی ٹیوشن مرتب کرنے کے لئے مفتی اعظم اور دوسرے لیڈروں کو کانفرنس میں مدعو کیا جائے

نئی دھلی- یوپی گورنمنٹ نے گورنر جنرل کے خلاف فیڈرل کورٹ میں ایک مقدمہ دائر کیا ہے کہ یوپی گورنمنٹ نے اپنے صوبہ میں کنٹونمنٹ رقبہ جات میں فوجداری عدالتیں قائم کی ہیں جو جرائم کے سلسلہ میں جرمانے عائد کرتی ہیں۔ پہلے یہ جرمانے صوبائی گورنمنٹ کے خزانہ میں جمع ہوا کرتے تھے۔ مگر ۱۹۳۶ء میں سنٹرل گورنمنٹ نے ایک کنٹونمنٹ ایکٹ بنایا جس کی رو سے عائد کردہ اور وصول شدہ جرمانوں کو اپنے خزانہ میں جمع کرانا شروع کر دیا

جناب ماسٹر عبدالرحمن صاحب بی اے جالندھری کے مقدمہ کی ہائیکورٹ میں سماعت

لاہور ۲۱ اکتوبر (بذریعہ فون) آنریبل مسٹر جسٹس دین محمد نے باوا نانک رحمۃ اللہ علیہ کے دین دھرم کے مقدمہ کو بہت اہم خیال کرتے ہوئے یہ خواہش کی تھی کہ یہ مقدمہ دو ججوں کی عدالت میں پیش ہو۔ چنانچہ انہوں نے آنریبل جسٹس سنرو اور آنریبل جسٹس بلیکر کے سپرد اسے کیا تھا۔ یہ مقدمہ آج عدالت عالیہ میں پیش ہوا۔ جناب شیخ بشیر احمد صاحب بی اے ایل ایل بی ایڈووکیٹ نے ماسٹر عبدالرحمن صاحب بی اے جالندھری کی طرف سے بحث کی جو دو

عبدالرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپا یا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر غلام نبی